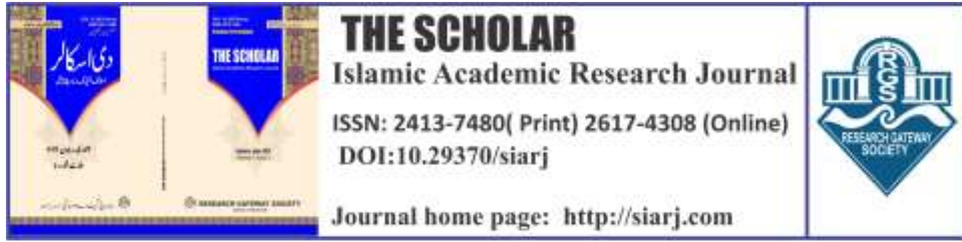


نسل نو میں بڑھتے ہوئے الحاد کے اسباب واثرات: نقد و تجزیہ

CAUSES AND EFFECTS OF ATHEISM GROWING IN THE NEW GENERATION: CRITICISM AND ANALYSIS

1. **Muhammad Shahbaz Manj**
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Sargodha.
Email: drshahbazuos@hotmail.com
ORCID ID:
https://orcid.org/0000-0002-4641-3666

2. **Muhammad Shahbaz**
Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies, University of Sargodha.
Email: Shahbazphd.2018@yahoo.com
ORCID ID:
https://orcid.org/0000-0002-2719-1738

To cite this article:
Manj, Muhammad Shahbaz, and Muhammad Shahbaz. "A The URDU-CAUSES AND EFFECTS OF ATHEISM GROWING IN THE NEW GENERATION: CRITICISM AND ANALYSIS." The Scholar-Islamic Academic Research Journal 7, no. 1 (June 30, 2021).

To link to this article: https://doi.org/10.29370/siarj/issue12urduar8

Journal	The Scholar Islamic Academic Research Journal Vol. 7, No. 1 || January -June 2021 || P. 127-145
Publisher	Research Gateway Society
DOI:	10.29370/siarj/issue12urduar8
URL:	https://doi.org/10.29370/siarj/ issue12urduar8
License:	Copyright c 2017 NC-SA 4.0
Journal homepage	www.siarj.com
Published online:	30-062021-

نسل نو میں بڑھتے ہوئے الحاد کے اسباب واثرات: نقد و تجزیہ

CAUSES AND EFFECTS OF ATHEISM GROWING IN THE NEW GENERATION: CRITICISM AND ANALYSIS

Muhammad Shahbaz Manj, Muhammad Shahbaz

ABSTRACT:

Atheism is an important term used in Islamic texts to refer to those who do not believe in God. The reason for using it in the sense of deviation is that the word is derived from the Arabic word lahad which is used for the crack in the grave which separates or deviates from the middle. In Islamic terminology, the word atheist refers to those who deny the existence of God altogether - those who practice atheism are also called atheists, atheists, materialists, or atheists. The number of atheists is one billion atheists and agnostics worldwide, according to sociologist Ariela Keysar's numerous international studies on atheism and a review by Juhem Navarro Rivera. And it makes up 7% of the world's population. China has the largest number of atheists in the world at 400 million. According to atheists, "the world was not created by any god, but came into being by itself, or it already existed and will continue to exist in various forms over time."

KEYWORDS : Atheism, perversion or deviation, atheism, atheism, materialism, irreligion.

کلیدی الفاظ: الحاد، کج روی، انحراف، الحاد، الحاد، مادیت، بے دینی۔

الحاد کا لغوی معنٰی انحراف یا راستے سے ہٹ جانا ہے۔[1] انگریزی میں الحاد کو atheism کہا جاتا ہے[2] جس کا مفہوم لا دینیت یا لا مذہبیت ہے۔[3] اسلامی اصطلاح میں ملحد فی الدین سے مراد وہ لوگ ہیں جو خدا کے وجود کی کلی طور پر نفی کرتے ہوں[4]۔ علامہ جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں((**وکل من عدل عن الحق فهو ملحد،وکل من کذب علی الله تعالیٰ اوعلی رسوله فهو ملحد،وکل من فسر القرآن بر ایه فهو ملحد،وکل من لم یر بتاویل الاحادیث المتعارضة فهوملحد ،وکل من لایریٰ بالنسخ فی الکتاب اوالسنةفهوملحد))"**

[5] اور ہر وہ شخص جو حق سے منحرف ہو گیا، وہ ملحد ہے۔ اور جس نے اللہ تعالیٰ پر یا اس کے رسول پر جھوٹ بولا وہ ملحد ہے، اور جس نے قرآنِ مجید کی تفسیر اپنی رائے سے کی وہ ملحد ہے۔ ہر وہ شخص جو متعارضہ احادیث کی تطبیق کا قائل نہیں، وہ ملحد ہے اور کتاب و سنت میں نسخ کا قائل نہیں، وہ ملحد ہے "الغرض الحاد سے مراد اسلام کے مسلمہ عقائد و نظریات کا انکار یا تاویل کرنا اور وجود الٰہی کا انکار کرتے ہوئے اسلامی تعلیمات سے رو گردانی کرتے ہوئے اپنی مرضی سے زندگی گزارنا ہے۔ الحادی نظریات کے حامل افراد کو ملحد، دہریہ، مادیت پرست، یا atheists کہا جاتا ہے۔[6] juhem Navarro rivera کے جائزے کے مطابق اس وقت تقریباً ایک ارب ملحد اور agnostics دنیا بھر میں ہیں۔ اور یہ کل دنیا کی آبادی کا سات فیصد حصہ بنتا ہے۔[7] دنیا میں سب سے زیادہ ملحد چین میں ہیں جن کی تعداد 40 کروڑ ہے۔ ملحدین 17 مارچ کو الحاد یا دہریت کا عالمی دن مناتے ہیں، جس کی شروعات 17 مارچ 2013ء کو ہوئی ہے

[1] Molvi,Feroz-ul-din , Feroz –ul-lughat, (Lahore: feroz sananz, 2010) P-115.

[2] Webster Comprehensive Dictionary(Chicago: Ferguson Publishing Company,2000),91.

[3] Molvi,Feroz-ul-din , Feroz –ul-lughat, P-115.

[4] Muhammad Ahmad, Taruf Tahzeeb Maghrib aor Falsfa Jadeed (Faislabad: Alarfi Publisherz,2014) P-114.

[5] Al-suti, Jalal-ul-din, Al-Itqan Fi Uloom-ul-Quran (Berut:Muasisah Al-risalh, 2009) P-324.

[6] Mubashir Nazir, Ilhad-e-Jadeed k Maghrabi aur Muslim Muashrun pr Asrat(Karachi: Jamia Karachi,dar-ul-Tahqeeq, Ilm-o-Danish, 2014) P-9.

[7] Mubashir Nazir, Ilhad-Jadeed k Maghrabi aur Muslim Muashrun pr AsratP-9.

[8]"۔

ملحدین کے نظریات کے مطابق "دنیا کسی خدا نے نہیں بنائی بلکہ خود بخود معرض وجود میں آئی ہے یا پھر پہلے سے ہی موجود تھی اور وقت کے ساتھ ساتھ مختلف اشکال میں موجود رہے گی۔[9] جبکہ دین اسلام کے مطابق دنیا اور اس میں پائی جانے والی سب چیزوں کا خالق ومالک اور منتظم اللہ تعالی ہے، نیز مسلمانوں کے نزدیک علم کا ماخذ اللہ تعالی کی ذات ہے ، جبکہ ملحد کے نزدیک علم مشاہدات و تجربات سے حاصل ہوتا ہے۔[10] یہی وجہ ہے کہ ان کے نزدیک جو چیز مشاہدہ میں نہیں آتی وہ در اصل موجود ہی نہیں۔ اسی اصول پر انہوں نے وجود الہی، وحی، عذاب قبر، جنت و جہنم، ملائکہ اور شیاطین کے وجود کا انکار کر دیا ہے۔[11] ان کے دیگر مشہور نظریات میں یہ بھی ہے کہ انسان خود اپنا خالق، حاکم اور رہنما ہے۔ اسی طرح انسانوں کے پاس صرف بس یہی دنیا کی زندگی ہے۔ لہذا اسی زندگی کو پر عیش، پر کیف اور جنت نظیر بنانے کے لئے کاوش ہونی چاہئے۔ اور ان کے خیال کے مطابق ہر شخص کو اپنی مرضی کے ساتھ زندگی گزارنے کی مکمل آزادی ہے۔ واضح رہے کہ ملحدین صرف ان باتوں پر یقین رکھتے ہیں جو عقلی یا سائنسی اعتبار سے پایا ثبوت کو پہنچتی ہوں اور جو مشاہدات و تجربات سے بالا تر ہوں ان کو وہ تسلیم نہیں کرتے۔[12] اب ذیل میں الحاد کے بڑھتے ہوئے رجحانات واثرات کو اجمالاً درج کیا جا رہا ہے:

1۔ نسل نو کی ذہنی ناپختگی: معاشرے میں الحاد کے تیزی سے بڑھنے کی ایک اہم وجہ ذہنی ناپختگی ہے یہ ایک ایسی عمر ہوتی ہے جس میں بچوں کے قلوب واذہان پر منقش کیا گیا علم تادم آخر قائم ودائم رہتا ہے، اس عمر میں ان کے لئے سوچ وبچار سے زیادہ ہر بات کو بآسانی قبول کرنے کا ملکہ بہ نسبت انکار کے زیادہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کم سن لڑکوں کو انتہا پسندی کی طرف لے جانا بہ نسبت بڑی عمر کے لوگوں کے آسان ہوتا ہے، اسی لئے ملحد اور بے دین لوگ کم عمر لڑکوں کو مختلف جھانسے دیکر اپنے جال میں جلدی پھنسا لیتے ہیں۔ جس کی دلیل امریکہ ویورپ میں ملحدین کی کثیر تعداد 14

---

[8] M Riffat, Astifan Haaking k Nazriyat ka Tanqeedi Jaizah (India: Tahqeeqat Islamiya Ali Ghar,2018) 4:33.

[9] M Riffat, Astifan Haaking k Nazriyat ka Tanqeedi Jaizah ,4:17.

[10] Syed Jalal-ul-din Umari, Inkar-e-Khuda k nataij (India: Tahqeeqat Islamiya Ali Ghar,1984) P-5

[11] Syed Jalal-ul-din Umari, Inkar-e-Khuda k nataij, P-5.

[12] https://ur.wikipedia.org.

سے 17 سال کی عمر کے لڑکوں پر مشتمل ہے۔[13]

2۔ مغربی مصنفین کی کتب کے مطالعہ کے اثرات: آج کے دور میں بہت سے مسلمان گھرانوں کے بچے ایسے ہیں کہ جنہوں نے دیار مغرب میں پرورش پائی، اپنی تعلیم و تربیت بھی وہاں سے ہی حاصل کی۔ یہ لوگ فلسفہ اور سائنسی علوم پر مشتمل درسی لٹریچر وہاں پڑھتے ہیں وہ زیادہ تر غیر مسلم مصنفین کا ہوتا ہے۔ اگر ان غیر مسلم مصنفین کے لٹریچر کا بغور جائزہ لیا جائے، اور ان کے پس پشت فلسفہ کو سمجھا جائے تو بآسانی اس بات کو سمجھا جا سکتا ہے کہ ان کا تعلیماتِ اسلام کے ساتھ کوئی گہرا تعلق نہیں ہے، جس کے سبب بعض اوقات ان کتب کا مطالعہ نسل نو کو گمراہی اور الحاد کی طرف لے جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ نظریاتی سائنس کو ہمارے نصاب کا حصہ بنایا گیا اور درحقیقت اس کی آڑ میں الحاد کی تبلیغ کی جارہی ہے۔ الحاد علم کلام سے آیا ہے جبکہ دین کی حفاظت علم نبوت سے ہوئی ہے، اسی لئے امام شافعیؒ م 204ھ نے فرمایا ہے: **((حکمی فی اهل الکلام ان بضربوابالجریدویطاف بهم فی العشائر والقبائل، حداجزاءمن ترک الکتاب والسنةواخذفی الکلام))**[14] "علم کلام سیکھنے والوں کے متعلق میرا فیصلہ تو یہ ہے کہ انہیں چھڑی سے پیٹا جائے، اونٹ پر بیٹھا کر مختلف قبائل اور خاندانوں کا چکر لگوایا جائے اور آواز لگا کر بتایا جائے کہ یہ اس شخص کی سزا ہے جو کتاب و سنت کو چھوڑ کر علم الکلام حاصل کرتا ہے۔"

3۔ دینی علوم میں عدم دلچسپی: مسلمانوں کے لئے لازم اور ضروری ہے کہ عصری علوم کے ساتھ مذہبی علوم کا علم بھی ضرور حاصل کریں۔ کیونکہ علم وحی نور الہیٰ ہے اس کے بغیر انسان زندگی تاریک ہے۔ ہمارے مسلم معاشرے میں والدین اپنی اولادوں کو عصری علوم سے بہرہ ور کرانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتے ہیں مگر مذہبی علم کے لئے کبھی سوچا تک نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے مسلم معاشرے میں بھی مذہبی علوم کی تحصیل کو صرف اور صرف مساجد اور مدارس اسلامیہ تک محدود کر دیا گیا ہے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ عصری علوم میں باوجود ترقی اور کمال کے مسلم امہ کی ایک کثیر تعداد الحاد کی دلدل میں پھنس چکی ہے اور ان کو عصری علوم و فنون کی مہارت تامہ اس سیلابی ریلے سے نہ بچا سکی۔ لہذا ہر کلمہ گو مسلمان کی اولین ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے مقصد حیات کو سمجھ کر شعوری زندگی بسر کریں اور علوم عصریہ کے ساتھ دینی علوم کی تحصیل کو اپنے اوپر لازم کریں تاکہ معاشرے ہر روز نئے پنپنے والے فتنوں کا مقابلہ اور

[13] Mubashir Nazir, Ilhad-Jadeed k Maghrabi aur Muslim Muashrun pr AsratP-9.

[14] Al-Shafee,Muhammad Bin Idrees, Al-rsalh (Karachi: Quran Mahal,2015) P-27.

ان کاادراک کتاب وسنت کی روشنی میں کر سکیں،اوراپنے ایمان ودین کی سلامتی کا حصول یقینی بنائیں۔

4۔ پاکستانی نظام تعلیم پر مغربی افکار و نظریات کے اثرات: نصاب تعلیم کے حوالے سے دیکھا جائے تو قیام پاکستان کے فوری بعد لارڈ میکالے کے لائے گئے اس نظام تعلیم کو ہی پاکستان کا نظام تعلیم بنا دیا گیا جس کے بارے میں اس نظام کے بانی لارڈ میکالے نے خود کہا تھا کہ اس نظام تعلیم سے ہم ایسے افراد تیار کریں گے جو ہمارا تیار کردہ تعلیمی نظام نافذ کریں گے۔"[15] بد قسمتی سے پاکستان میں بھی وہی نظام تعلیم نافذ العمل رہا اور اسکے ساتھ ساتھ برطانوی دور کے چھوڑے ہوئے مشنری اسکولز جوں کے توں قائم رہے جن میں عیسائی تربیت یافتہ اساتذہ پڑھاتے تھے۔ مزید برآں ہماری اس سائیکی نے کہ انگلش زبان ہی ترقی کا زینہ ہے ہم نے امریکن سکول سسٹم اور برطانوی سکول سسٹم اپنے ہاں برآمد کیے۔ ان سسٹمز کے تحت چلنے والے سکولز میں نصاب مکمل طور پر غیر اسلامی ہے جس میں اردو اور اسلامیات کی کتب کو شامل تو کیا گیا لیکن ان میں ایسے اسباق شامل کیے گئے جو بجائے بچے کے نظریات مضبوط کرے بلکہ اس میں تشکیک پیدا کرتے ہیں۔ سکولز میں تو یہاں تک ہے لیکن یونیورسٹی لیول پہ آزادی اظہار رائے کے نام پہ کورس آوٹ لائن کے نام پہ عجیب گل کھلائے جاتے ہیں جہاں ایسی اسائنمنٹس اور پروجیکٹز شامل کیے جاتے ہیں جو الحاد کا پہلا قدم ہوتا ہے جو کہ تشکیک ہے۔ یہ نصاب عموما غیر ملکی این جی اوز، پاکستان میں کام کرنے والے آزادی اظہار رائے کے ادارے مل کر بناتے ہیں۔

5۔ نسل نو پر سوشل میڈیا کے اثرات: سوشل میڈیا کے ذریعے نوجوانوں میں ایک گھناؤنی سازش اور منظم طریقے سے پھیلایا جارہے ایک مخصوص تناظر میں مذہب کی تاریخی تشریح و تعبیر کو رد کر کے مذہب کی انفرادی تعبیرات اختیار کرنے کا پلیٹ فارم مہیا کرنا۔ یہ مذہب کو اجتماعی زندگی سے بے دخل کر کے ذاتی زندگی تک محدود کرنے کا مذہبی جواز ہوتا ہے۔ ان مسلمان نوجوانوں کو شکار کرنا جو اپنے مذہب کو یا تو بالکل نہیں جانتے یا وہ دین کی سطحی معلومات رکھتے ہیں اور وہ جدیت اور مادیت سے مرعوب ہیں۔ صرف اعتراضات کرنا اور شبہات وارد کرنا اس کے لیے سوشل میڈیا کا خوب استعمال کرنا اور جب وہ کہیں لاجواب ہونے لگتے ہیں تو اس وقت یہ تاثر دینا کہ ہم تحقیق

[15] http://www.darululoom-deoband.com/urdu/articles

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 7, No. 1 || January –June 2021 || P. 146-156
https://doi.org/10.29370/siarj/issue12urduar8

کر رہے ہیں۔علمائے کرام سے لوگوں کو متنفر کرنا، ان منفی امور کو اچھالنا جن میں کوئی داڑھی والا ملوث ہو یا کسی مدرسے کے متعلق کوئی خبر ہو،بغیر تحقیق اور تفتیش کے منفی پروپیگنڈا کرنااور یہ رائے قائم کرنا کہ سارے مولوی اور مدارس ہی ایسے ہوتے ہیں۔ایسے پیجز اور گروپس کا رخ کرنا جن کے فالورز لاکھوں میں ہوتے ہیں، یاایسے عنوانات سے پیجز بنانا جن کو زیادہ لوگ لائک کریں۔ جیسے حقیقی اسلام، روشنی، فکر و نظر، پاک وطن، دعوت اسلام وغیرہ ابتدائی طور پر اچھی چیزیں شیئر کرتے ہیں جب فالورز کی تعداد زیادہ ہو جاتی ہے تو ملک، فوج، مذہب اور دین دار طبقے پر تنقید اور عامۃ الناس کا ذہن خراب کرتے اور ان کے ذہنوں میں تشکیک اور تخریب کے کانٹے پیوست کرتے ہیں۔درج بالا تفصیل عصر حاضر کے "تعلیم یافتہ" معاشرے میں فتنۂ الحاد کے خطرے کی غماز ہے حالانکہ الحاد کسی دور میں بھی ایک نظریے کی صورت میں سامنے نہیں آیا کیونکہ یہ فطرت سے متصادم ہے، کوئی عقلمند کبھی اس گھٹیا فکر کو قبول نہیں کر سکتا، اللہ تعالیٰ پر ایمان یہ بدیہی امور میں سے ہے جس کا انکار کسی فرد نے اگر کیا بھی ہے تو مکابرۃ کیا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:((وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ))[16] "انہوں نے انکار کر دیا حالانکہ ان کے دل یقین کر چکے تھے صرف ظلم اور تکبر کی بنا پر پس دیکھ لیجئے کہ ان فتنہ پرواز لوگوں کا انجام کیسا کچھ ہوا۔" امام ابن قیمؒ فرماتے ہیں۔((**سمعت شيخ الإسلام تقي الدين ابن تيميةيقول: كيف يطلب الدليل على من هو دليل على كل شيء؟ وكان كثيراً ما يتمثل بهذا البيت:وليس يصح في الأذهان شيءإذا احتاج النهار إلى دليل ومعلوم أن وجود الرب تعالى أظهر للعقول والفطر من وجود النهار، ومن لم ير ذلك في عقله وفطرته فليتهمهما**))[17] "میں نے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے سنا کہ اس ذات سے وجود کی دلیل کیسے طلب کی جا سکتی ہے جو خود ہر چیز پر دلیل ہے۔ شیخ الاسلام اکثر اس شعر کو ذکر کیا کرتے تھے۔اس وقت ذہنوں میں کچھ بھی درست نہیں، جب دن سے بھی اس کے وجود پر دلیل مانگی جائے! بلاشبہ یہ معلوم ہے کہ رب تعالیٰ کا وجود عقل اور فطرت کے لئے دن کے وجود سے بھی زیادہ ظاہر ہے، جس کو یہ سب سے بڑی حقیقت نظر نہیں آتی وہ اپنی عقل اور فطرت پر ماتم کرے۔ غرض یہ کہ ہر انسان کے اندر ایک چبھن اور ایسی لگن ہے جو اسے اپنے خالق کی تلاش پر مجبور کرتی ہے اور

---

16 Al-Quran, Al-Naml, 27:14.

17 Ibn-e-Qayyim , M bin Abu Bakar, Mdarij-ul-Salikeen (Bairut: Dar-ul-Kutub Al-arbi, 1423) P-160.

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 7, No. 1 || January –June 2021 || P. 146-156
https://doi.org/10.29370/siarj/issue12urduar8

اسے پانے کے لئے مذاہب میں راستے الگ الگ ضرور ہوتے ہیں لیکن اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔"

6۔ غیر مسلم ممالک میں حصول تعلیم: اہل اسلام کی تاریخ بتلاتی ہے کہ مغربی دنیا کے اندر اہل اسلام کے علوم وفنون کا طوطی بولتا تھا اور دنیا بھر سے تعلیم حاصل کرنے کے پوری دنیا کے طلباء اسلامی درسگاہوں کا رخ کرتے تھے۔ اور عصر حاضر میں امریکی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے مقابلہ کرتے ہیں۔ کیونکہ اب امریکی یونیورسٹیوں کا شمار دنیا کی بہترین یونیورسٹیوں میں ہونے لگا ہے۔ امریکیوں نے طبعیات، طب اور کیمسٹری میں آدھے اور اقتصادیات کے تقریباً تین چوتھائی نوبیل انعام حاصل کیے ہیں۔ اِن نوبیل انعام یافتہ امریکیوں میں سے کم وبیش ایک تہائی امریکی یونیورسٹیوں سے وابستہ تارکین وطن ہیں۔ آزادانہ طور پر پڑھنے، سیکھنے، تعاون کرنے اور شائع کرنے کی استعدادیں عظیم ذہنوں کو جدت طرازی کے قابل بنایا ہے۔ امریکی یونیورسٹیوں میں بیرونی ممالک کے محققین اور طلبا کا امریکہ ہمیشہ خیر مقدم کرتا ہے۔ اس سلسلے میں امریکی حکومت اور نجی ادارے تبادلے کے بہت سے پروگراموں میں حصہ لیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خیالات اور بصیرت کے آزاد مکالمے سے مسلم امہ کی کثیر تعداد الحاد کی بھینٹ چڑھ رہی ہے۔

7۔ پاکستانی تعلیمی اداروں پر این جی اوز کا اثر ورسوخ: ہمارے معاشرے میں بچے ذرا سا ہوش سنبھالتے ہی سکولوں میں داخل کر دیئے جاتے ہیں اور والدین سے بھی زیادہ اثر بچے اپنے اسکولز کے ٹیچرز اور ارد گرد کے بچوں کا لیتے ہیں اور یہیں سے بچوں کی وہ ذہنی نشوونما ہوتی ہے جس سے انکے رجحانات کا تعین ہوتا ہے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا: **((كل مولود يولد على الفطرة فان ابواه يهودانه او ينصر انه او يمجسانه))**[18] "ہر بچہ ملت پہ پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اس کو یہودی، عیسائی یا مشرک بنا دیتے ہیں۔" پاکستان میں حالیہ کچھ عرصے سے اپنوں اور اغیار کا خاص نشانہ ہمارا نظام تعلیم ہے کیونکہ یہی وہ نسل نو ہے جو کل کلاں اس ملک کی بھاگ دوڑ سنبھالیں گے اور کیونکہ زمانہ طالب علمی وہ دور ہوتا ہے جس میں اذہان ہر نئی چیز کو قبول کرتے ہیں اور اگر مناسب وقت پہ رہنمائی نا کی جائے تو یہ نئے خیالات اور نظریات ذہن کے مستقل مکین ہو جاتے ہیں اور اس نوخیز دماغ کو کسی نا کسی فتنے کی آماجگاہ بنا دیتے ہیں۔ گزرے چند برسوں میں جدید تعلیمی اداروں اور وہاں پڑھنے والے طلبا کے لیے جو نیا فتنہ بھرپور طریقے سے آیا ہے وہ سیکولرازم اور لبرل ازم ہے جس کی انتہا الحاد ہے لیکن یہ فتنہ ہمارے در تک اچانک تو آیا نہیں کہ

---

[18] Al-Tirmzi, Muhammad bin Ieesa, Al-Sunan, (Al-Riyaz: Dar-ul-salam, 1998) No:2138.

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 7, No. 1 || January –June 2021 || P. 146-156
https://doi.org/10.29370/siarj/issue12urduar8

جس کے آنے کا معلوم ہو جاتا بلکہ اسکے پیچھے برسوں کی وہ پلاننگ موجود ہے جس کی وجہ سے یہ فتنہ اب زور آور ہو چکا ہے، اس پلاننگ میں نصاب پہ اثرانداز ہونا، معلمین کی ایسی کھیپ جوان مقاصد کے لئے فائدہ مند ہو، پھر تعلیمی اداروں کا ماحول ایسا بنادیا جانا کہ مذہب پہ عمل کرنا مشکل تر اور لہو ولعب کی محافل آسان تر لگیں اور ایک اور حربہ جو استعمال کیا گیا وہ این جی اوز کا تعلیمی اداروں میں بڑھتا ہوا رسوخ ہے۔

8۔ بچوں کی اسلامی تعلیم و تربیت کا فقدان: حقیقت یہ ہے کہ بچے کی تربیت کی سب سے بڑی ذمہ داری والدین کی ہے، بچہ ایک اہم ذمہ داری ہے، بچے کے لئے سب سے پہلی درس گاہ ماں کی گود ہے، بچہ ماں کی آغوش میں تربیت پا کر اعلٰی کردار واخلاق کی معراج بھی پاتا ہے اور اسی آغوش کی بے توجہی ظلمت، جہل اور غفلت کا سبب بھی بن سکتی ہے۔ قرآن کریم نے پیغمبر اکرم ﷺ کی ذات کو تربیت کا اعلٰی نمونہ قرار دیا ہے" : تمھارے لئے رسول کی زندگی بہترین نمونۂ عمل ہے۔"[19] دنیا کی بنیاد انسان کی تربیت اور تہذیب پر منحصر ہے، تربیت کی اہمیت سے غافل اقوام علم سے فائدہ حاصل نہیں کر پاتی ہیں بلکہ ماہرین اور علم اخلاق کے متخصص تربیت کے بغیر صرف علم کو "مضر" قرار دیتے ہیں، کیونکہ تہذیب و تربیت اور تزکیہ، تعلیم سے پہلے ہے، یعنی تعلیم دینے کے پیچھے کوئی نہ کوئی نیک مقصد پوشیدہ ہونا چاہئے۔ ان اصولوں پر کاربند رہ کر ہی آج کے ان بچوں سے کل کے دیندار دانشور تیار ہو سکتے ہیں، کیونکہ تربیت انبیاء کا مقصد ہے اور اسی جانب قرآن کریم نے اشارہ کیا" اس خدا نے مکے والوں میں ایک رسول بھیجا ہے، جو انہی میں سے تھا، تاکہ ان کے سامنے آیات کی تلاوت کرے، ان کے نفوس کو پاکیزہ بنائے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دے، اگرچہ یہ لوگ اس سے پہلے بڑی کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا تھے "[20] اور قرآن نے بار بار علم کی اہمیت کی جانب اشارہ کیا ہے، لیکن تقویٰ کے ساتھ علم حاصل کرنے کی زیادہ تاکید کی، کیونکہ علم اور تقویٰ مل کر ہی انسان کی قدر و قیمت بڑھاتے ہیں اور اسلام کا معیار ہی یہی ہے۔ افسوس کرنا چاہئے ان والدین اور اساتذہ کو جو تاریکی اور بغض سے بھرپور نسل معاشرے کے حوالے کرتے ہیں، کیونکہ کم ظرف دل اور فاسد دماغ میں علم کا وجود جہالت سے بھی زیادہ نقصان دیتا ہے۔

9۔ بے عمل والدین کے بچوں پر اثرات: اسلام کی تعلیمات آفاقی ہیں۔ وہ ہر رنگ ونسل کے انسان کے لیے اپنے اندر

---

[19] Al-Quran, Al-Ahzab, 33:21.

[20] Al-Quran, Al-Jumah, 62:02.

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 7, No. 1 || January –June 2021 || P. 146-156
https://doi.org/10.29370/siarj/issue12urduar8

یکساں کشش رکھتی ہیں۔اسلام کی ہدایات انہی لوگوں کے لیے ہیں جو انہیں سیکھنے اور اپنانے کے لیے تیار ہوتے ہیں۔ اسلام میں بے عمل شخص کا کوئی مقام نہیں ہے۔کامیابی انہی لوگوں کا مقدر بنتی ہے جو علم و عمل کی دنیا میں جہدِ مسلسل کرتے ہیں۔صحابہ کرامؓ کا سب سے بڑا اعزاز یہ تھا کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسلام کو سیکھنے کے بعد اسے عملی زندگی میں نافذ کر دیا۔وہ اپنے قول و عمل میں یکسانیت کے زبردست قائل تھے یہی وجہ ہے کہ انہوں نے ظلم و جبر پر قائم معاشرے کو عدل وانصاف کی شاہراہ پر گامزن کر دیا۔اس کے برعکس آج کے مسلمان کا سب سے بڑا مسئلہ قول و فعل کا تضاد ہے جس نے مسلمانوں کو ذلت سے دوچار کر دیا ہے۔قرآنِ مجید کی تعلیمات پر عمل ہی سے ہی انسانوں کی زندگیوں میں انقلاب برپا کیا جاسکتا ہے۔[21] لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمان، اسلام کی تعلیمات کو سیکھنے کے ساتھ ساتھ ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔اس سلسلے میں مساجد و مدارس کا کردار انتہائی اہم ہے۔والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو دینی تعلیمات کی طرف انتہائی شفقت کے ساتھ مائل کریں اور اپنے گھروں کا ماحول بھی دینی رکھیں تب ہی تبدیلی کی امید کی جاسکتی ہے۔

10۔دینی وسیاسی رہنماؤں کا اخلاقی تربیت نہ کرنا: موجودہ دور کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ علماء اور عوام کے درمیان بیگانگی ایک دوسرے سے دوری اور وحشت و تنفر پیدا ہو گیا ہے، جو دراصل اس امت کی سب سے بڑی بدقسمتی اور اسلام کے مستقبل کے لیے بڑا خطرہ اور الحاد و بے دینی کا پیش خیمہ ثابت ہوا ہے، موجودہ دور کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ عوام اور علماء کے طبقے کے درمیان غلط فہمی کی بنیاد پر جو بُعد اور بے گانگی، ایک دوسرے سے وحشت و تنفر پیدا ہو گیا ہے، وہ دور ہو، پھر ان میں دوبارہ ربط و تعلق پیدا ہو اور وہ اسلام کے لیے تعاون واشتراکِ عمل سے کام کریں ، ایک دوسرے کی تعظیم اور قدر کو جانیں اور ایک دوسرے کے محاسن سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودیؒ بے دینی، جہالت، مذہب بیزاری، آخرت فراموشی کی اس عمومی فضا، علماء اور دُعاۃ کی ذمہ داریوں اور ان کے لیے طریقہ کار اور میدانِ عمل کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "اہلِ نظر جانتے ہیں کہ اس وقت لادینی تحریکات کی سب سے بڑی قوت یہ ہے کہ وہ عوام سے براہِ راست ربط پیدا کرتی ہیں، عوام کی اپنے اصول پر تربیت کرتی ہیں، ان کے داعی عملی لوگ ہیں، سرگرم و متحرک ہیں، ایثار و قربانی کی روح رکھتے ہیں، اپنے مقاصد کی خاطر ہر قسم کی مشقتیں برداشت کرتے ہیں، ان کے پاس عوام کو مشغول رکھنے کے لیے کام ہے، یہ تمام پہلو اس وقت

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 7, No. 1 || January –June 2021 || P. 146-156
https://doi.org/10.29370/siarj/issue12urduar8

کی مضطرب و بے چین طبیعتوں کے لیے مقناطیس کی سی کشش رکھتے ہیں، ان لادینی تحریکات کا مقابلہ کرنے کے لیے نہ محض نظری فلسفے موزں ہیں، نہ کاغذی خاکے، نہ محض دلائل و براہین اور نہ محض دعوتیں جو خواص کے دائرہ میں محدود ہیں اور عوام کو خطاب کرکے اور ان کو کام پر لگانے کے لیے ان کے پاس کچھ بھی نہیں ہے، یہ لادینی (یا کم سے کم مادی) تحریکیں تمام دنیا میں آگ کی طرح پھیل رہی ہیں اور ان کی سرنگیں تمام دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں، ان تحریکات کا مقابلہ صرف وہ دینی تحریک کرسکتی ہے جو عوام سے ربط و تعلق پیدا کرنا ضروری سمجھتی ہو، اس کے کارکن کسی طبقہ کو نظر انداز نہ کریں، وہ غریب کا کوئی جھوپڑا، کسان کا کوئی کھلیان نہ چھوڑیں، کارگاہوں میں جائیں، بیٹھکوں اور چوپایوں میں بھی اپنا خطاب کریں، ان میں سرگرمی، جفاکشی اور سخت جانی محنت کشی، لادینی دعوت و تحریک کے پُرجوش کارکنوں سے کم نہ ہو اور خیر خواہی و دلجوئی اور سوزی و دردمندی ان میں ان سے کہیں زائد ہو؛ اس لیے کہ وہ صرف ان کی معاشی حالت بلند کرنا چاہتے ہیں اور ان کو صرف ان کی ظاہری پست حالی کا درد ہے؛ لیکن اس دینی دعوت کے کارکنوں کا کام اس سے کہیں زیادہ بلند ہے، ان کی خدافراموشی، بہیمانہ زندگی کا درد ہے جس میں اللہ کی یہ مخلوق پڑی ہوئی ہے، اور یہ ان کی دینی، اخلاقی، روحانی اور ذہنی سطح بلند کرنا چاہتے ہیں، مقاصد کے اسی فرق و تفاوت کے ساتھ جدوجہد، دلسوزی، سرگرمی میں زیادتی درکار ہے۔

خلاصہ بحث

کسی بھی معاشرے کی کامیابی میں اہم کردار نوجوان نسل ادا کرتی ہے، اور یہی معاشرے کے وقار کو بلند پایہ مقام تک پہنچادیتی ہے۔ معاشروں کا زیر ہونا نسل نو کی غلط تربیت اور بے راہ روی کے شکار ہونے سے ہے۔ عصر حاضر میں پاکستانی تہذیب و ثقافت مغربی چھاپ کی بدولت بے راہ روی کا شکار ہو کر الحاد کی بھینٹ چڑھ رہی ہے جس کا سد باب اہل علم اور ارباب اختیارات پر فرض عین ہے جو سب سے بڑا جہاد ہے، یہ بات لازم اور ضروری ہے کہ ہم عصر حاضر میں نوجوان نسل میں بڑھتے ہوئے الحاد کے اسباب و اثرات پر غور و فکر کرکے تباہی کے دھانے سے واپس لائیں۔ ورنہ وہ وقت دور نہیں کہ ہماری آنے والی نسلیں اہل مغرب کی تقلید میں اندھی ہو کر بے دین ہو جائیں، کیونکہ موجودہ دور میں الحاد نہ صرف نہایت تیزی سے معاشرے میں پھیل رہا ہے بلکہ دیمک کی طرح امت مسلمہ کی بنیاد کو چاٹ بھی رہا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ تعلیم اور ڈگریاں عام ہونے کے باوجود نوجوان نسل انتہائی تیزی سے ملحد اور بے دین ہو رہی ہے۔ اسی ضرورت کے پیش نظر مقالہ ہذا میں نوجوان نسل میں الحاد کے اسباب و اثرات پر غور و فکر کرکے ان کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ عصری معاشرت کے مسلمان اپنے دامن کو الحادی لہروں سے محفوظ و مامون کر

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 7, No. 1 || January –June 2021 || P. 146-156
https://doi.org/10.29370/siarj/issue12urduar8

سکیں۔الحاد کے معاشرے میں تیزی کے ساتھ پھیلتے ہوئے اسباب میں سے: کم عمر بچوں کے ذہنوں میں اسلام کی غلط تصویر کشی، مغربی مصنفین کے لٹریچر کے طلباء پر اثرات، علوم دینیہ سے عدم دلچسپی، پاکستانی نظام تعلیم پر مغربی افکار ونظریات کے اثرات، سوشل میڈیا کی کارستانیاں، تعلیم وتربیت کا فقدان، غیر مسلم ممالک میں حصول تعلیم اور والدین کی تعلیمات اسلامیہ پر عمل سے بے رخی وغیرہ اہم اسباب ہیں، آج مذہبی اسکالرز، اساتذہ کے فرائض منصبی میں شامل ہے کہ نوجوان نسل کو الحاد کے ان اسباب اور پھر ان کے اثرات کے نقصانات سے آگاہ کرے۔اسی طرح ارباب حکومت کی بھی ذمہ داری ہے کہ مسلم سماج کو درپیش ان الحادی چیلنجز کے روکنے میں اپنا کردار ادا کریں۔